خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 20۔جولائی 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
CPL 61
خطبہ نمبر 23

سوموار 20 جولائی 1998ء 25 ربیع الاول 1419 ہجری 20 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 155

بخل سے بچو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا بخل سے بچو کیونکہ بخل نے ہی پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 ص 159)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُخل اور ریاء سے بچنا جماعت کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ ہم نے زندہ رہنا ہے

راہ مولیٰ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں برکت دی جاتی ہے

مالی قربانی کے متعلق خطبات پیسوں کے لئے نہیں لوگوں کی اصلاح کے لئے دیئے گئے تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 98ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔17۔جولائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو بخل اور ریاء سے بچنے اور مالی قربانی میں آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔حضور کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔اور کئی زبانوں میں اس کے رواں تراجم نشر ہوئے۔

حضور نے سورۃ نساء کی آیات 38 تا 40 تلاوت کیں اور فرمایا کہ گذشتہ خطبات میں مالی قربانی کے تعلق میں جن گروہوں کا ذکر کیا گیا تھا ان آیات میں ان کے علاوہ بعض اور گروہوں کا ذکر ہے۔اور ان آیات کے ساتھ مالی قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔خدا کی نگاہ میں یہ ہرگز مومن نہیں اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو ریاکاری کی خاطر بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ان میں سے ایک طبقہ وہ ہے جو دکھاوے کی خاطر مال خرچ کرتا ہے۔اور دوسرا وہ ہے جو وعدوں کے وقت ریاکاری سے کام لیتا ہے مگر ادائیگی کے وقت غائب ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے تفصیل سے انکا جائزہ لیا اور کہا کہ آئندہ ان سے کوئی چندہ نہ لیا جائے مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ پہلے ہی چندہ نہیں دیتے تھے۔

حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیں جن میں بخل سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔آپ نے فرمایا کہ بخل سے بچنا جماعت کیلئے بہت ضروری ہے کیونکہ ہم نے زندہ رہنا ہے اور خدا کے پیغام کو اگلی نسلوں میں جاری کرنا ہے۔حدیث نبوی کی روشنی میں آپ نے فرمایا کہ ہر سخی کو خرچ کے بعد انشراح صدر اور مزید قربانی کی توفیق ملتی ہے۔جبکہ بخیل کا سینہ جکڑا جاتا ہے۔

آپ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بھی پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے بخل اور ریاکاری سے بچنے کا حکم دیا ہے۔اور فرمایا ہے کہ جو لوگ ریاء سے کام نہیں لیتے ان میں حیا ہوتی ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کے بعض رفقاء کے پاکیزہ نمونے بھی بیان فرمائے۔بعض تو بے دریغ خرچ کرتے تھے اور بعض مالی تنگی کی وجہ سے خرچ نہ کر سکتے تو نفس کی قربانی پیش کر دیتے تھے۔اور حضرت مسیح موعود کی ان پر بھی باریک نظر تھی۔

فرمایا جو لوگ خدا کی خاطر چھپ کر نیکیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں اور خوبیاں ظاہر فرماتا ہے۔حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں حضور نے فرمایا۔

کہ ہر خدمت کی توفیق اللہ کے فضل سے ملتی ہے جس پر شکر کرنا چاہئے۔اور خدا کا احسان سمجھنا چاہئے۔آپ نے فرمایا کہ دولت منداور متمول لوگ دین کی اچھی طرح خدمت کر سکتے ہیں۔انہیں چاہئے کہ مالی لحاظ سے بھی آگے بڑھیں اور غریب کی نیکیوں ذکر الٰہی وغیرہ سے بھی حصہ پائیں۔مال انسان کی کوشش سے نہیں اللہ کے فضل سے آتا ہے۔

حضور نے کراچی کے ایک دوست کا ذکر فرمایا جنہوں نے حضور کے امریکہ والے خطبات سُن کر پیش کش کی کہ جن لوگوں کا چندہ آپ واپس کریں گے میں وہ رقم ادا کرنے کیلئے تیار ہوں خواہ ایک کروڑ ہو۔فرمایا اللہ انکا اخلاص قبول کرے جماعت کو اسکی ضرورت نہیں۔مالی قربانی کے متعلق جو خطبات دیئے گئے تھے وہ پیسوں کیلئے نہیں دیئے تھے لوگوں کیلئے دیئے تھے کہ اپنی اصلاح کریں اور مقبول ٹھہریں۔

ایک ضروری نصیحت

○ حضور نے خطبہ جمعہ 17 جولائی میں احباب جماعت کی محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو احباب جلسہ پر تشریف لا رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان کی طرف سے پیش کیا جانے والا میٹھا یا نمکین ضرور چکھوں لیکن ایسی اکثر چیزیں بناسپتی گھی سے بنی ہوتی ہیں جس سے مجھے سخت الرجی ہے۔اور گلا صاف کرنے کے لئے دواؤں کا اثر ان اشیاء سے ختم ہو جاتا ہے۔

حضور نے احباب سے گزارش کی کہ ایسا اصرار نہ کریں تاکہ میں جلسہ پر کھلی آواز سے تقاریر کر سکوں

جلسہ برطانیہ پر جانے والے احباب سے گذارش

○ مکرم عبدالباقی ارشد صاحب افسر جلسہ سالانہ برطانیہ نے مندرجہ ذیل اعلان بھجوایا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنے والے احباب سے ایک ضروری گذارش ہے کہ وہ روانہ ہونے سے پہلے اپنے ملک سے ہیلتھ انشورنس (جو ہر پہلو پر محیط ہو) کروا کر آئیں۔

یہاں کی نیشنل ہیلتھ سروس بیشتر ممالک کے باشندوں کو پوری سہولیات مہیا نہیں کرتی سوائے یورپین کمیونٹی اور چند ایک مشرقی یورپی ممالک کے۔

یہاں پر علاج بہت مہنگا ہے۔ہسپتال میں رہنے کا صرف ایک دن کا خرچ تین صد پونڈ یا اس سے بھی زائد ہے۔

اسی طرح وہ احباب جو کسی بیماری کی وجہ سے باقاعدہ مستقل طور پر ادویات کا استعمال کرتے ہیں وہ پورے عرصہ کے لئے اپنی ادویات ساتھ لے کر آئیں۔یہاں پر دوائیاں بھی بہت مہنگی ہیں۔تاہم جلسہ سالانہ پر متعین ہمارے ڈاکٹر صاحبان ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔"

ماہر امراض قلب کی آمد

○ مکرم محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب بتاریخ 26 جولائی بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔مریضوں سے درخواست ہے کہ ہسپتال کے آؤٹ ڈور سے پرچی حاصل کر کے میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کریں۔محترم ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق ایسے مریضوں کے بعض ضروری ٹیسٹ قبل از وقت مکمل کر کے ان کو وقت دیا جائے گا۔"

(ایڈمنسٹریٹر)

خطبہ جمعہ

صادق وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ حرکات و سکنات سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں

وہ صادق بننے کی کوشش کریں جن کے لئے خدا التقدیر کو حرکت دیتا ہے اور وہ انسانی تدبیروں پہ غالب آجایا کرتی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 8- مئی 1998ء بمطابق 8 ہجرت 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ توبہ کی آیت ۱۱۹ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ وہ آیت ہے جو گزشتہ خطبے میں مَیں نے تلاوت کی تھی اور اسی آیت کی تشریح میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے کچھ حوالے ابھی باقی تھے جو پڑھ کر سنائے نہ جا سکے تو میں نے گزشتہ خطبہ میں اعلان کیا تھا کہ یہی مضمون آئندہ خطبے میں بھی جاری رہے گا اور جب تک ان تمام اقتباسات کا مضمون جماعت کو سمجھا نہ دیا جائے ہم دوسرے مضمون میں داخل نہیں ہوں گے۔ تو آج پھر یہیں سے میں بات شروع کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کر جاتی ہے۔" یہاں 'بیٹھتا ہے' فرمایا ہے جس کا مطلب ہے کہ براہ راست بعض نیکیوں کا اثر دوسرے انسان پر پڑتا ہے اور اس میں کسی گفتگو اور بولنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اگرچہ گفتگو بھی ہوتی ہے اور نیکی اور تقویٰ کا مضمون انسان راستبازوں سے ان کی گفتگو کے ذریعے بھی سیکھتا ہے لیکن یہاں پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ "بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے" یہ امر واقعہ ہے اس کو ہم نے بہت تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جب کسی نیک انسان کے پاس بیٹھو تو اس کے نیک خیالات دل پر اثر کر رہے ہوتے ہیں۔

بچپن میں اکثر (رفقاء) کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملا ہے اور کئی ایسے (رفقاء) تھے جو خاموش رہا کرتے تھے اور ان کے پاس بیٹھنے سے دل میں نیکی ترقی کرتی تھی اور خدا تعالیٰ کی طرف دل کا رجحان بڑھتا تھا۔ تو یہ خاموشی بھی بولتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود (-) یہ مضمون بھی بیان فرماتے ہیں کہ جب پھر صدق والا باتیں کرتا ہے تو انسان ان سے بھی بہت فائدہ اٹھاتا ہے۔ پس "جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کر جاتی ہے" یہ بھی میں بارہا بیان کر چکا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حوالے سے بھی کہ آپ نے ایک شخص کو جس کے دل میں دہریانہ خیالات پیدا ہو رہے تھے نماز میں جگہ بدلنے اور بعض دوستوں سے پرہیز کی نصیحت فرمائی اور انہوں نے بعد میں عرض کیا کہ بالکل دل ٹھیک ہو گیا ہے۔ تو ایک بد خیال کا آدمی ضرور بد اثر کرتا ہے۔

فرماتے ہیں۔ "اسی لئے حدیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے۔" صحبت بد سے جتنا دور بھاگو اتنا بہتر ہے۔ تہدید کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انداز ہے' ڈراوا ہے اگر تم بُروں کی صحبت میں بیٹھنے سے باز نہ آئے تو لازماً تمہارا بد انجام ہو گا۔" اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہو گا۔" اس مضمون کو میں پہلے بھی کھول چکا ہوں کہ جہاں اہانت ہوتی ہو وہاں سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ مگر یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ اہانت والی مجلس میں دوبارہ جانے کا بھی خیال ہو۔ یہ مضمون آگے حضرت اقدس مسیح موعود پھر بھی کھول رہے ہیں' پہلے بھی میں نے بیان کیا تھا اب بھی یہ بیان کر رہا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بہت ہی ضروری مضمون ہے اسے شدت کے ساتھ اور پورے خلوص کے ساتھ اپنی زندگی میں رائج کرنا چاہئے اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اصلاح کی بہت توفیق ملے گی۔

فرماتے ہیں۔ "صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کونوا مع الصادقین کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے۔" فرشتوں کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ یہ بھیجنا کیا معنے رکھتا ہے اس کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ کوئی ایسے روحانی وجود نہیں ہیں جو جسمانی بھی ہوں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتے ہوں۔ یہ بہت ہی لطیف مضامین ہیں جن کو سمجھنا عام انسان کے بس کی بات نہیں لیکن آنحضور ﷺ نے ہمیں سمجھانے کی خاطر ایسی زبان استعمال فرمائی ہے جسے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے کوئی اوپر سے اتر کے نیچے آیا ہے کسی مجلس میں آ کے بیٹھ گیا ہے فرشتے اس قسم کی حرکت تو نہیں کرتے اور یہ مضمون حضور اکرم ﷺ نے دوسری جگہ کھولا ہوا ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر بہت روشنی ڈالی ہے۔ لیکن ان لفظوں کو جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں حضور اکرم ﷺ کے الفاظ سمجھتے ہوئے کہ حضور اکرمؐ کے الفاظ ہیں ان کے نتیجے میں جو دل پر اثر ہوتا ہے اسے سمجھیں۔ ظاہری منظر کی تفصیل میں اور وہموں میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب سنیں "وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے" اب واپس جاتے ہیں کی تشریح اس لئے ضروری تھی کہ خدا تو وہاں بھی ہے جہاں پاک لوگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کو تو ان سب باتوں کا علم ہے جو وہاں ہو رہی ہیں تو واپس کہاں جاتے ہیں۔ یہ صرف ایک نظارہ ہے جسے انسان بہتر سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے ان کا صعود بھی وہیں ہوتا ہے جہاں وہ مجلس ہو اور روحانی صعود ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف حرکت کرتا ہے جو وہیں موجود ہوتا ہے۔ بہرحال اب اس تشریح کے بعد اس کو سنیں بہت ہی دلچسپ اور بہت ہی دل پر گہرا اثر کرنے والی نصیحت ہے۔

فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا یعنی ایک شخص

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا تھا جو ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ انھم قوم لا یشقیٰ جلیسھم کہ یہ ایسی قوم ہیں کہ ان کا ساتھی محروم اور بدبخت نہیں رہ سکتا۔" کتنی عظیم الشان خوشخبری ہے۔ ایک انسان اگر براہ راست صحبت سے استفادے کا فیصلہ نہ بھی کرے، یہ نیت لے کر نہ بھی بیٹھے ویسے ہی چلتا ہوا تھک کر کسی ایسی صحبت میں بیٹھ جائے اس کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے۔ غرض **نفس مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔**" نفس مطمئنہ وہ نفس ہے جو اللہ تعالیٰ سے کامل طور پر راضی ہو چکا ہو اور یہ جو ہے اللہ کے ذکر سے اطمینان پانا اس کی ایک یہ صورت ہے کہ ان لوگوں کے پاس بیٹھو جو مجسم ذکر ہو چکے ہوں اور نفس مطمئنہ رکھتے ہوں۔ ان کے دل میں کسی اور طرف رخ کرنے کی کوئی خلش نہیں ہوتی، صرف اللہ ان کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور خدا ہی کی ذات میں رہتے ہیں۔ فرمایا "نفس مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں" وہاں جا کے ان کو سکون ملتا ہے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور دل اطمینان پا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک تجربہ ہے جو میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ میں سے بہتوں کو ہوا ہو گا کہ اطمینان یافتہ آدمی کے پاس پہنچ کر دل پہ گہرا سکون طاری ہو جاتا ہے۔

"امّارہ والے میں نفس امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس کا دل ہر وقت اس کو بدیوں کی تحریک کر رہا ہو اس کے پاس بیٹھو گے تو تمہارے دل میں بھی بدیوں کی تحریکیں شروع ہو جائیں گی۔ "اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس شخص کے پاس بیٹھو اگر اس کا نفس بار بار اس کو اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کرتا ہے تو جو پاس بیٹھتا ہے وہ یہ محسوس کرے گا کہ اس کے دل میں بھی اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ "اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے" اس سے پہلے اگرچہ نفس مطمئنہ کا ذکر گزر چکا ہے مگر اب چونکہ تدریج میں ذکر فرما رہے ہیں اس لئے آخر پر پھر نفس مطمئنہ کا ذکر ضروری تھا۔

پھر فرماتے ہیں "صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے بہت سے لوگ جو دور بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں ہے بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو پالیں اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسولؐ کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں وہ فلاح پا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں" یعنی دور کی بیعت ان معنوں میں کہ بیعت کی اور دور ہی بیٹھے رہے اس کے نتیجے میں فلاح نصیب نہیں ہو سکتی۔

اب جو زمانہ آ گیا ہے اس میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کروڑ سے بہت آگے بڑھ چکی ہے **اور ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے۔** تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ سارے یہاں آ جائیں۔ اس چھوٹی سی (بیت الذکر) میں یا کسی بڑی (بیت الذکر) میں بھی میں بیٹھا ہوں ناممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی جو شخص نمائندگی کر رہا ہو، جب بھی کر رہا ہو ساری دنیا کے کروڑ ہا لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں اور اگر نہ پہنچیں تو ان پر حضرت مسیح موعود (-) کا یہ فتویٰ صادر ہو جائے کہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے ہمیں عطا فرما دی ہے اور دور بیٹھنے والوں کو بالکل یہی احساس ہوتا ہے کہ گویا وہ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چاہے دنیا کے کسی کونے میں بس رہے ہوں ان کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑتا ہے مجلس کا کہ ان کو خیال بھی نہیں گزر رہا ہوتا کہ وہ کہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ بالکل ہمارے اندر، بیچ میں اسی احساس کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں جس طرح آپ یہاں ایک احساس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

بہت سے خطوط مجھے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایسی صورت میں اپنے سے بالکل کھوئے جاتے ہیں یہاں تک کہ چھوٹے بچے ہیں وہ تو اٹھ اٹھ کر ٹی وی کی سکرین کو انگلیاں لگاتے ہیں۔ ایک بچی نے لکھا کہ مجھے امی نے ساری بات سمجھائی کہ الیس اللہ بکاف عبدہ کا کیا مطلب ہے۔ اور یہ انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں اور حضرت مسیح موعود (-) کی انگوٹھی جو آپ پہنتے ہیں اس کا قصہ بھی سنایا تو کہتی ہیں مجھے بے اختیار جب آپ کا ہاتھ انگوٹھی والا نظر آیا تو دوڑ کے گئی اور سکرین پر منہ لگا دیا کہ اس انگوٹھی کو چوموں۔ اب یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں۔ یہ محبت کے بے انتہا اور غیر اختیاری مظاہر ہیں جو جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ پس یہ خیال دل میں پیدا ہونا کہ دور بیٹھے اب کیا کریں گے۔ **اگر دور بیٹھے لوگ ٹیلی ویژن پر کم سے کم خطبہ سننے کا اہتمام کریں تو حضرت مسیح موعود (-) کی یہ مراد پوری ہو جاتی ہے کہ وہ آئیں اور صحبت سے فیض یافتہ ہوں۔**

فرمایا۔ "ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں" کہ خدا بھی چاہو اور دنیا بھی چاہو یہ محض خیال ہے۔ محال ہے، ناممکن ہے اور جنون ہے۔ پس یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ اگر خدا چاہتے ہو تو خدا چاہنے کے لئے جو تقاضے ہیں وہ تقاضے پورے کرو۔ اگر دنیا چاہتے ہو تو دنیا کی طرف منہ کر لو مگر یہ بین بین کا رستہ اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا چاہتے ہوئے خدا چاہتے ہو تو پھر لازماً رفتہ رفتہ دنیا سے دور ہٹنا اور خدا کی طرف آگے بڑھنا لازم ہو گا۔ فرماتے ہیں:۔ "دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دین داری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں، فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے" اب حضرت مسیح موعود (-) یہ جو مضمون بیان فرما رہے ہیں یہ اس زمانے کی باتیں ہیں جبکہ احمدیت کا آغاز تھا اور لوگوں کو حضرت مسیح موعود (-) کی اہمیت کا پورا احساس نہیں تھا۔ دور بیٹھے کبھی طاعون کے اثر سے، کبھی کوئی اور نشان دیکھ کر بیعت تو کر لی مگر دل میں وہ غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو سکی جس کے نتیجے میں بے اختیار وہ کشاں کشاں قادیان کی طرف چلے آئیں۔ ایسے لوگوں کی بے اعتنائی کے اوپر حضرت مسیح موعود (-) نے جو افسوس فرمایا ہے **آج آپ لوگ اس بے وقوفی میں مبتلا نہ ہوں کہ آج کے لوگ نئے آنے والے پہلوں سے بہت بہتر ہیں اور یہ ہمارے زمانے کی پہلے زمانوں پر ایک فضیلت ہے۔** اگر بہتر ہیں تو تو وہ درد جو مسیح موعود کے دل میں اس وقت پیدا ہوا ہے جب تقریر فرما رہے تھے، وہ درد ہے جو خدا نے قبول فرمایا ہے۔ پس سو فیصدی ہم آپ ہی کی جوتیوں کے غلام ہیں اور آج جو حیرت انگیز معجزے دیکھ رہے ہیں یہ ان دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس بات کو اگر کوئی شخص بھلا دے تو انتہائی بے وقوف ہو گا اور وہ بالکل غلط اور باطل خیالات میں مبتلا ہو کر اپنا دین کھو سکتا ہے۔

فرماتے ہیں۔ **"جو میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلے کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں۔ یعنی ایسے بھی لوگ ہوں گے جو متقی اور پرہیزگار ہیں مگر دور بیٹھے ہیں اور اپنے ہی تقویٰ میں گم ہیں۔ "مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے۔" عملی تکمیل، علمی تکمیل کے بغیر ناممکن ہے۔ یہ مضمون ہے جو ذرا ٹھہر کر سمجھانے والا ہے۔ فرمایا "پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آ کر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔ بار بار خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔" یہ مراد ہے۔ "اس کی وجہ کیا ہے یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور ان باتوں کو نہیں سنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلے کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ پس اگر تم واقعی اس سلسلے کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کونوا مع الصادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو۔ اگر ان باتوں کو ردی اور فضول سمجھو گے تو یاد رکھو خدا تعالیٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔"

(الحکم 24۔ اگست 1901ء)

اب میں دوبارہ اس حصے کو لیتا ہوں جس کے متعلق میں نے کہا تھا ٹھہرا کر سمجھانے والی بات ہے اور وہی تزکیہ نفس کا مضمون حضرت مسیح موعود (۔) کے زمانے میں بھی جاری ہوا۔ پس آپ کی تحریر کا پہلا حصہ اس سے متعلق ہے جہاں پاس بیٹھنے والے پر اثر پڑ رہا ہے۔ بغیر گفتگو کے اثر پڑ رہا ہے اس مضمون کو حضرت مسیح موعود (۔) بھولے نہیں ہیں۔ یہ بظاہر خیال پیدا ہو کہ علمی تکمیل ہی کو آپ اہمیت دے رہے ہیں۔

سب سے پہلی بات آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ نیک کی صحبت اختیار کرو تو بغیر گفتگو کے بھی تمہارے دل میں نیکی سرایت کر جائے گی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض ہے جو آج تک جاری ہے۔ پہلے رسولوں میں یہ بات سنی نہیں تھی۔ تھی تو کم کم ہو گی۔ مگر خصوصیت سے اس کا ذکر نہیں ملتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو خصوصیت اور امتیاز بخشا ہے اگر یہ آپ تک ہی ٹھہر جاتا تو تمام آنے والے زمانوں کو آپ کا فیض کیسے پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے یہ فیض
کثرت کے ساتھ جو آپ مشاہدہ کرتے
ہیں کہ دل کی نیکی دل پر اثر کر جاتی ہے یہ وہی فیض ہے اور عام ہو چکا ہے۔ اس بات کو اب تفصیل سے بیان کرنے کے بعد پھر حضرت مسیح موعود (۔) علم کی ضرورت بھی بیان فرماتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا
کہ محمد رسول اللہ تزکیہ نفس کے بعد تعلیم کتاب اور کتاب کی حکمتیں بھی بیان فرماتے ہیں۔

اب یہ مضمون جو حضرت مسیح موعود (۔) نے شروع فرمایا ہے کہتے ہیں تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک علوم میں انسانی ترقی نہ کرے اس کا نفس ان اعمال پر تیار نہیں ہوتا جو اعمال علوم کے نتیجے میں خود بخود ظاہر ہونے چاہئیں۔ فرمایا تم نیک عمل کیسے بنو گے اگر وہ علوم حاصل نہیں کئے جن کے نتیجے میں کوئی عمل بھی عطا ہوا کرتا ہے۔ اگر علم سچا ہو اور واقعۃً انسان کو نصیب ہو جائے تو اس علم کے بعد ایک عمل لازم ہو جایا کرتا ہے۔ یہ حکمت کی بات ہے جو سمجھانے والی ہے۔ آپ کو کسی چیز کے متعلق علم ہے کہ یہ میری صحت کے لئے اچھی ہے تو آپ اسے پرے نہیں پھینکیں گے۔ آپ کا عمل آپ کے علم کی سچائی کو اس طرح ظاہر کرے گا کہ آپ اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تمام انسانی جدوجہد علم کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ جب یہ علم ہو کہ ایک چیز ہمارے لئے بری ہے تو لازماً از خود انسان اس سے پیچھے ہٹنے لگ جاتا ہے۔ پس عمل کی تکمیل، علم کی تکمیل کے ساتھ وابستہ ہے اور ہر علم ترقی کرتا ہے اور جوں جوں علم ترقی کرتا ہے ساتھ ساتھ عمل بھی ترقی کرتا ہے۔ یہ حکمت کی بات حضرت مسیح موعود (۔) یوں فرما رہے ہیں "پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے" ناممکن ہے۔

"اور جب تک یہاں آ کر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے" اور اب یہاں آ کر نہیں رہتے، کا جواب تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کے ذریعہ دے دیا ہے۔ فرماتے ہیں "بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے" یہ اب بھی ہوتا ہے اور ہر ایسے سائل کو میں جواب دیتا ہوں کہ آپ اگر ایم ٹی اے پر ایسے پروگراموں کا مطالعہ کرتے جن میں علمی سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں تو اتنی کثرت کے ساتھ مختلف سوالات کے ہر پہلو پر، مختلف وقتوں میں بحث کی گئی ہے کہ اس کثرت کو دیکھ کر ڈر آتا ہے کہ اس سارے کو لوگ کیسے سن سکیں گے۔ لیکن جب بھی سنیں گے، جتنا بھی سنیں گے وہ یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حیران ہوں گے کہ کسی دشمن کا کوئی بھی اعتراض باقی نہیں رہا جس کے ہر پہلو سے متعلق کوئی بات نہ ہو چکی ہو۔

تو پھر خطوں کے ذریعہ مجھے پوچھتے ہیں کہ ہمیں لکھ کر بتاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ میرے لئے یہ تو بالکل ممکن نہیں ہے کہ میں آپ کے خط کے جواب میں دس ہزار صفحے کی ایک کتاب بھیج دوں اور نئی لکھواؤں۔ وہ باتیں جو اکٹھی کی گئی ہیں اگر واقعۃً ان کو تفصیل سے ساری مجالس کو، ان میں درس قرآن بھی شامل ہے اس میں بھی بہت سے نکات بیان ہوتے ہیں، اس میں ہر قسم کے پروگرام شامل ہیں یہاں تک کہ بچوں کے پروگرام بھی شامل ہیں، ان کو اگر اکٹھا کر کے لکھو تو واقعی کم از کم دس ہزار صفحے کی کتاب بنے گی۔ تو کیسے ممکن ہے عجیب سوال کرتے ہیں۔ لاعلمی ہے تو اتنی لاعلمی ہے کہ پتہ ہی نہیں کہ ان سب باتوں کا جواب آ چکا ہے کوئی پاکستان سے لکھ رہا ہے بچہ، سیالکوٹ کے کسی گاؤں سے کہ مجھے ان سوالات کے جوابات اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجیں اور وہ سوالات ایسے ہیں جن میں واقعۃً کم سے کم ایک ہزار صفحے کا خط مجھے لکھنا پڑے گا یا لکھوانا پڑے گا۔ تو یہ بچگانہ باتیں چھوڑ دیں۔ عقل سے کام لیں۔ سارا مواد موجود ہے اور جس کو یہ بھی علم نہیں اس کی تکمیل عملی کیسے ہو گی۔ اس لئے جماعتوں میں اس علم کو شہرہ دینا ضروری ہے۔ کثرت کے ساتھ اس علم کا انتشار کریں اور سب کو بتائیں کہ ہر قسم کے اعتراضات کے جواب ہیں۔ صرف ان کو اپنی جماعت کے متعلقہ شعبے کو یہ لکھنا ہے کہ ہمارے یہ سوالات ہیں ان کے جواب کہاں کہاں ملیں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ شعبہ ان کو بتا سکتا ہے۔ اور یہ خیال نہ کریں کہ ایک مضمون کی ایک کیسٹ میں وہ ساری باتیں آ جائیں گی۔ اس لئے کم سے کم بیس، تیس، چالیس، پچاس کیسٹس ایسی ہوں گی جن میں تفصیل موجود ہے اور ہر کیسٹ میں کچھ نہ کچھ نئی باتیں ہیں۔ پس اس کے لئے اپنی توفیق کے مطابق وقت زیادہ ہو تو زیادہ، کم ہو تو کم توجہ کریں اور آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہر قسم کے اعتراضات کے جواب دینے کی آپ کو مہارت نصیب ہو جائے گی۔

"بارہا خطوط آتے ہیں" یہ مسیح موعود (۔) کے الفاظ ہیں "کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے اس کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور ان باتوں کو نہیں سنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلے کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کونوا مع الصادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے" اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود (۔) فرما رہے ہیں کہ صدق صرف سچ بولنے کا نام نہیں۔ (دینی) اصطلاح میں جس کو صادق کہا جاتا ہے وہ سچ بولنے سے بہت زیادہ آگے اور وسیع اصطلاح ہے۔

"صادق سے صرف یہی مراد نہیں کہ انسان زبان سے جھوٹ نہ بولے۔ یہ بات تو بہت سے ہندوؤں اور دہریوں میں بھی ہو سکتی ہے" یہ امر واقعہ ہے کہ ہم کئی دفعہ ایسے ہندوؤں سے ملتے ہیں۔ میں خود بھی مل چکا ہوں۔ اور دہریہ مغربی لوگوں سے مل چکا ہوں جن میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ زبان سے جھوٹ نہیں بولتے۔ "صادق سے مراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راستی ہونے کے علاوہ اس کی ہر حرکات و سکنات وقول سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں۔" یعنی سچائی کی باتیں جب وہ کرتا ہے، سچی باتیں کرتا ہے مگر جب وہ سچی باتیں کرتا ہے تو وہ ساری سچی باتیں اس کے عمل میں نہیں ڈھلتیں۔ یہ فرق ہے مومن صادق اور غیر مومن صادق کا۔ جو غیر مومن سچ بولنے والا ہے وہ ہزار سچ بولے لیکن دل میں خود بخود جانتا ہے کہ میرے لئے اس پر عمل مشکل ہے اور میں نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میری ایسی مجالس میں واضح طور پر اقرار کرتے ہیں کہ بالکل ٹھیک کہا ہے یہی (دین حق) کی تعلیم ہونی چاہئے۔ مگر ان کے چہروں سے دکھائی دیتا ہے کہ وہ عمل نہیں کر سکیں گے۔

تو یہ صدق ہے جو حضرت مسیح موعود (-) جماعت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ "مراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ اس کے ہر حرکات و سکنات وقول سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں گویا یہ کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہو گیا ہے" یہ مکمل سچائی بن چکا ہے "اور اس صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں" یہ دوسرا پہلو میں نے پہلے بھی کھول کر بیان کر دیا تھا اس لئے مزید تفصیل میں میں نہیں جاتا۔ یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صدق کوئی چھپی رہنے والی بات نہیں ہے جس کو یہ صدق نصیب ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ اس کی تائید میں نشانات نہ ظاہر فرمائے اور اللہ تعالیٰ جو نشانات ظاہر فرماتا ہے وہ دنیا دیکھتی ہے اور دیکھ سکتی ہے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس کو خدا تعالیٰ آئندہ کی خوشخبریاں دیتا ہے، دشمنوں کے ارادوں سے متنبہ فرماتا ہے۔ یہی نہیں سینکڑوں ہزاروں اور طریق ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے صادق بندے سے ایسا تعلق رکھتا ہے جو تعلق بولتا ہے، دل سے اچھلتا ہے اور اس کے ماحول میں پھیل جاتا ہے اور لوگ اس خدا کے تعلق کی وجہ سے جانچ سکتے ہیں کہ یہ صادق ہے۔

"اس صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں" خوارق سے مراد یہ ہے کہ عام نشانات نہیں بلکہ ایسے نشانات جو روزمرہ کے قانون سے ہٹ کر دکھائی دیتے ہیں، اتنے غیر معمولی ہوتے ہیں کہ کوئی آدمی جو تعصب سے پاک ہو وہ ان کا انکار کر ہی نہیں سکتا۔ ایسے خوارق حضرت مسیح موعود (-) کو بھی عطا ہوئے۔ مثلاً پاگل کتے کا کاٹے ہوئے کا جو عبدالکریم پر اثر تھا اور ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ اس کا کوئی علاج ہو ہی نہیں سکتا۔ جب وہ پاگل پن عود کر آیا، دوبارہ حملہ کیا تو چوٹی کے ڈاکٹروں نے جو اس فن کے ماہر تھے یہ تار بھیجا کہ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ "Nothing can be done for Abdul Karim" مسیح موعود (-) نے دعا کی اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ عبدالکریم ٹھیک ہو جائے گا۔ آج تک اس عبدالکریم کی نسل حیدر آباد دکن میں موجود ہے اور بہت کثرت سے پھیل چکی ہے۔ ان میں سے ہر ایک زندہ گواہ بن گیا ہے۔ اس کو کہتے ہیں خوارق کا ظہور۔

پس حضرت مسیح موعود (-) خوارق کو صرف اپنے لئے خاص نہیں فرما رہے۔ یہ ہے جو خوشخبری ہے۔ فرمایا تم صادق بنو اور دیکھو کہ تمہاری تائید میں بھی خدا تعالیٰ خوارق دکھائے گا اور ان خوارق کے نمونے میں بھی احمدیوں میں دیکھتا رہتا ہوں۔ واقعۃً بہت سے احمدی ایسے ہیں جن کی تائید میں اللہ تعالیٰ خارق عادت معجزے دکھاتا چلا جا رہا ہے اور یہ دنیا میں پھیلے پڑے ہیں۔ پس اس وجہ سے وہ صادق بننے کی کوشش کریں جن کے لئے خدا التقدیر کو حرکت دیتا ہے اور وہ انسانی تدبیروں پر غالب آ جایا

کرتی ہے۔ اگر ایسے صادق بن جائیں گے تو پھر دیکھیں تو سہی کہ دنیا میں احمدیت کس شان کے ساتھ پھیلتی اور کیسے کیسے دنیا کی اصلاح کرتی ہے۔ کتنے عظیم الشان فوائد احمدیت سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔

فرمایا "چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو حرکات و سکنات، افعال و اقوال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے صحت نیت، پاک ارادے اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا تو یقین کامل ہے کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا کیونکہ صادق کا وجود خدانما وجود ہوا کرتا ہے" حضرت مسیح موعود (-) نے بھی بہت سے دہریوں کو شفا بخشی مگر ان کو جو پاس آئے اور کچھ دیر ٹھہرے اور خدانمائی کے نشان دیکھے۔ لیکن جو آئے اور گزر گئے ان کی اصلاح تو نہیں ہو سکتی تھی، نہ ان کے لئے یہ موقع تھا کہ وہ ٹھہر کر تازہ بتازہ، نَو بہ نَو نشانات کا خود مشاہدہ کر سکیں۔ فرمایا پاک ارادے، نیت صاف ہونی ضروری ہے۔

"اور مستقیم جستجو"۔ "مستقیم جستجو" ایک بہت ہی پیارا محاورہ حضرت مسیح موعود (-) نے ایجاد فرمایا ہے۔ فرمایا جستجو سرسری بھی تو ہو جاتی ہے۔ دیکھا، کوئی چیز نہیں ملی، چلے گئے کہ کوئی بھی نہیں ہے۔ لیکن ایک چیز کا کھوج لگانے کے لئے جس طرح پولیس بعض دفعہ قتل کے نشانات ڈھونڈتی ہے اس کو کہتے ہیں مستقیم جستجو، وہ چھوڑتے نہیں اس بات کو۔ خالی میدان دکھائی دے رہا ہے وہاں کوئی بھی نشان نہیں، گھاس کی پتی پتی کو بڑی استقامت کے ساتھ الٹ کے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ہزارہا آدمی پولیس کے ساتھ اس مستقیم جستجو میں شامل ہو جاتے ہیں اور بالآخر وہ پھل لاتی ہے۔ ایک مچھلی پکڑنے والا بعض دفعہ سارا دن وہاں بیٹھا رہتا ہے اس کو جستجو ہے کہ مچھلی ہاتھ آئے اور بعض دفعہ ایک دن، دو دن، تین دن کے بعد بہت بڑی مچھلی پکڑ لیتا ہے اور وہ ساری زندگی فخر سے دکھاتا پھرتا ہے کہ یہ اتنی بڑی مچھلی میں نے پکڑی تھی۔ وہ مچھلی تو نہیں دکھا سکتا مگر اس کا ڈھانچہ بنا کر دیواروں پہ سجا لیتا ہے۔ پس اس کو مستقیم جستجو کہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں کہ پاک ارادہ ہو تو پھر جستجو بھی مستقیم ہو۔ میں جو کہتا ہوں کہ خدا مجھے نشان دکھاتا ہے تو ایک مچھلی پکڑنے والے، ایک نشان تلاش کرنے والی پولیس سے زیادہ خدا کی قیمت اس کے دل میں ہونی چاہئے۔ اتنے بڑے وجود کی باتیں میں کر رہا ہوں اور آیا اور چلا گیا یہ تو بڑی بے وقوفی ہے۔ تو بیٹھا رہے، دیکھتا رہے غور کرے کہ کون سا نشان ظاہر ہو رہا ہے۔ جب وہ غور کی آنکھ کے ساتھ دیکھے گا تو اس کو کثرت سے نشان دکھائی دینے لگیں گے۔ "تو یقین کامل ہے کہ وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا کیونکہ صادق کا وجود خدانما وجود ہوتا ہے۔" وہ اس وجود میں اللہ کو دیکھ لیتا ہے۔

"اِنسان اصل میں اُنسان ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ" اُنس کہتے ہیں پیار کو، مجھے اس سے اُنس ہے۔ تو فرمایا لفظ انسان دراصل اُنسان تھا جو کثرت استعمال سے اِنسان میں بدل گیا۔ یہ عربی کا قاعدہ ہے کہ کثرت استعمال کے ساتھ جو مشکل حرکات ہیں وہ آسان حرکات میں بدلتی رہتی ہیں۔ سب سے آسان حرکت زیر کی حرکت ہے۔ اُنس میں جو پیش کی حرکت ہے یہ سب سے مشکل ہے، اس کے بعد زبر کی حرکت، اس سے کم مشکل پھر زیر کی حرکت سب سے آسان۔ تو یہ لفظ دراصل اُنس تھا جو انسان میں تبدیل ہو گیا لیکن معنے وہی رکھتا ہے دو محبتوں کا مجموعہ۔

"ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔ چونکہ انسان کو تو اپنے قریب پاتا ہوا دیکھتا ہے اور اپنی بنی نوع کی وجہ سے اس سے جھٹ پٹ متاثر ہو جاتا ہے" فطرت میں تو اللہ کا اُنس بھی ہے اور بندوں کا اُنس بھی ہے لیکن اللہ ہر شخص کو قریب دکھائی نہیں دے سکتا۔ مگر فرمایا انسان جو اپنی جنس کا ہے اس کو انسان فوراً دیکھتا ہے اور اپنے ہم جنس ہونے کی وجہ سے اس سے متاثر ہوتا ہے۔ پس جو بھی چیز قریب ہے۔ وہ ضرور اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اور جو دور ہے وہ رفتہ رفتہ اپنا اثر کھو دیتی ہے یا اثر ہے تو واضح طور پر محسوس نہیں ہوتا۔ پنجابی میں لوگ کہتے ہیں نہایت بے ہودہ مثال ہے کہ "خدا نیڑے کہ گھسن" تم

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خدا سے ڈرتے پھرتے ہو دیکھو نزدیک کیا ہے۔ مکا نزدیک ہے یا اللہ نزدیک ہے۔ تو بڑی جاہلانہ بات ہے مگر اس بات میں بھی صداقت ضرور ہے۔ کیونکہ آج پاکستان میں اکثر لوگ جو ہمیں دکھائی دے رہے ہیں یا دوسرے ممالک میں وہ گھسن سے ڈرتے ہیں، اللہ سے نہیں ڈرتے۔ خواہ اللہ پر یقین بھی رکھتے ہوں۔

یہ مسئلہ ہے جو مسیح موعود بیان فرما رہے ہیں "اپنی بنی نوع کی وجہ سے اس سے جھٹ پٹ متاثر ہو جاتا ہے اس لئے **کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیت اسے وہ نور عطا کرتی ہے جس سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔**" اب صادق کی معیت میں اگر وہ سچی معیت ہے تو جس وجود کو دیکھ رہا ہے وہ خدا نما ہوتا ہے وہاں نظر ٹھہر نہیں جاتی۔ یہ باتیں میں پہلے بھی کھول چکا ہوں کہ ایسے لوگ جو پیر پرستی کا رجحان رکھتے ہیں وہ صادق کی صحبت اختیار کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ ان کو صرف پیر ہی دکھائی دیتا ہے اور اگر وہ سچا تھا بھی تو خدا کی طرف اس کی انگلیاں نہیں اٹھ رہی ہوتیں۔ اگر اٹھتی ہیں تو یہ بیوقوف اپنی پیر پرستی کے رجحان کی وجہ سے ان کو دیکھ نہیں سکتا۔ تو وہاں جا کے نظر ٹھہر گئی جو مقصود نہیں ہے اس سے نظر اوپر اٹھنی چاہئے تھی تو دونوں کی سچی تعریف فرما دی۔ صادق بھی وہ جس کی معیت سے اسے وہ نور عطا ہو جو خدا دکھا دے اور طلبگار بھی مستقیم جستجو کے ساتھ طلب کرنے والا خدا کو اس وجود میں دیکھے نہ کہ صرف اس وجود پر نظر ٹھہر جائے۔

فرمایا "اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔" (الحکم 30 نومبر 1901ء) اب گناہوں سے بچنے کا طریق کیا ہے۔ جب آپ دیکھ رہے ہیں ایک دیکھنے والے کو جو آپ کے حال سے باخبر ہے تو لازم ہے کہ آپ گناہوں سے بچیں۔ پھر فرمایا۔ "یاد رکھنا چاہئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقویٰ کہ جو اول حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور بہ برکت توجہ صادقین وجذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے اور اس کا جزو بن جائے" یہ عبارت مشکل عبارت ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود (-) بعض دفعہ ایسی اصطلاحیں استعمال فرمانے پر مجبور ہوتے ہیں جو تھوڑے لفظوں میں زیادہ بات لوگوں تک پہنچا سکیں۔ تو یہ عربی کے مشکل لفظ ہیں اور ایسے مشکل لفظ ہیں جو بسا اوقات علماء کے لئے بھی سمجھنا مشکل ہوتے ہیں اس لئے میں عرض کر دیتا ہوں کیا مطلب ہے۔

"وہ تقویٰ کہ جو اول حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے" پہلے تو یہ سوچنے والی بات ہے کہ تقویٰ کو مذکر بھی بیان فرمایا مسیح موعود (-) نے اور مؤنث بھی۔ تقویٰ جو حقیقی تقویٰ اور آخری تقویٰ ہے وہ مذکر ہی کہلاتا ہے یعنی جو تقویٰ کی حالت ہے اصل تقویٰ نہیں اسے مسیح موعود (-) مؤنث میں استعمال فرما رہے ہیں۔ کیونکہ آغاز میں جو ترقی کے لئے تقویٰ ضروری ہوا کرتا ہے جیسا ھدًی للمتقین فرمایا گیا یہ تقویٰ وہ تقویٰ نہیں ہے جو اس کوشش اور جدوجہد کے بعد نصیب ہوگا جو ابتدائی تقویٰ انسان کو عطا ہوتا ہے۔ یعنی جدوجہد اور کوشش ایک تقویٰ کی ابتدائی حالت کا نام ہے۔ پس اس حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ یہ ایک حالت ہے حضرت مسیح موعود (-) اس کو تانیث میں بیان فرماتے ہیں۔

چنانچہ سچے تقویٰ میں تصنع ہو ہی نہیں سکتا۔ سچے تقویٰ میں تکلف کیسا۔ تو تکلف اور تصنع کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ قرآنی اصطلاح تقویٰ کی بات نہیں ہو رہی بلکہ قرآنی اصطلاح اس تقویٰ کی بات ہو رہی ہے جو ایک حالت کا نام ہے جو تکلف اور تصنع سے اختیار کرنی پڑتی ہے تاکہ بالآخر اس کوشش کے نتیجے میں آخری تقویٰ نصیب ہو جائے۔ فرمایا اول حالت میں تصنع سے اختیار کی جاتی ہے۔ دوسرا رنگ پکڑے، یہ دوسرا رنگ ہے جس میں اصل راز چھپا ہوا ہے۔ یہ تکلف والا تقویٰ جب تک دوسرا رنگ نہ پکڑے یعنی وہ تقویٰ کا رنگ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں ایک مذکر کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اردو میں ہم ہمیشہ مذکر ہی استعمال کرتے ہیں، جب تک یہ ابتدائی حالت اس حالت میں تبدیل نہیں ہو جاتی جو تقویٰ کا دوسرا رنگ ہے اس وقت تک یہ جدوجہد جاری رہنی چاہئے۔

اور بہ برکت توجہ صادقین وجذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے" یہ جو دوسرا رنگ ہے اس کو طبیعت میں داخل کرنے کے لئے صادقین کی توجہ ضروری ہوا کرتی ہے۔ "جذبہ کاملین" اور جو کامل لوگ ہیں ان کا جذبہ ہے جس کے نتیجے میں یہ دوسرا رنگ دل پر نقش ہو جاتا ہے اور دل پر قبضہ جما لیتا ہے۔ یہ صادقوں کی برکت اور کاملین کے جذبے کی وجہ سے ہے۔ اب یہاں جذبہ کیسا؟ کاملین جب ایسے شخص کو جدوجہد میں مبتلا دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں ایک غیر معمولی محبت کا جذبہ ان کے لئے اٹھتا ہے ان کے فکر میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ یہی جذبہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی میں ہمیں صحابہؓ میں کار فرما دکھائی دیتا ہے۔ اور بکثرت احادیث میں گواہیاں موجود ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی کی ابتدائی حالت دیکھ کر اس پہ رحم فرمایا کرتے تھے اور دعا کیا کرتے تھے، تمنا کرتے تھے کہ یہ ادنیٰ سے اعلیٰ حالتوں کی طرف منتقل ہو۔

یہ وہ جذبہ کاملین ہے جو طبیعت میں داخل ہو جائے، جب تک داخل نہ ہو جائے، اس کا جزو نہ بن جائے اس وقت تک ایسے سالک کو امن سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس کے بعد پھر کیا ہوگا۔ "اور وہ مشکوٰتی نور دل میں پیدا ہو جاوے" وہ مشکوٰۃ جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے مثل نورہ اسی مشکوۃ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو یاد رکھو وہ نور ہیں جس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ یہ ایک مشکوٰۃ کی طرح ہے جس میں اللہ کا نور چمک رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ "جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے" اب دیکھیں زبان مشکل لیکن مضمون کتنا حقیقی اور یقینی اور واضح، اپنی ذات میں واضح ہونا چاہئے مگر سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود (-) کو چھوٹے لفظوں میں بیان کرنے کی خاطر یہ اصطلاحیں بیان فرمانی پڑتی ہیں۔

یہ مشکوٰتی نور کیسے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ "جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے۔" عبد کو اپنے رب سے اگر بہت گہرا تعلق ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ عبد کامل اور اللہ الرّب۔ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ اللہ کا نور عبد کے دل میں منتقل نہ ہو جائے۔ تو نوروں کے حصول کے رستے دکھا دیئے ہیں ورنہ دور کی باتیں تھیں۔ اب دیکھو کتنا ان باتوں سے انسان حقائق کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ "جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں" یہ جو کیفیت ہے کہ دل میں نور جاری ہو جائے اور عبد اور رب کا تعلق ہو جائے اس کیفیت کو جو تصوف والے لوگ ہیں وہ روح قدس بھی کہتے ہیں۔

اب یہاں حضرت مسیح موعود (-) نے الروح القدس کی بات نہیں فرمائی ہے جو فرشتے کا نام ہے۔ فرمایا **اس حالت کو تصوف والے لوگ روح قدس بیان کرتے ہیں کہ روح سچی ہو گئی اس شخص کی اپنی روح سچی ہو جاتی ہے۔ "جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بری معلوم ہوتی ہے کہ جیسے وہ خود خدا تعالیٰ کی نظر میں بری اور مکروہ ہے۔"** روح قدس کی تعریف یہ ہے کہ مزاج اتنا اللہ سے مل گیا کہ جس چیز کو اللہ برا دیکھتا ہے اس کو یہ بھی برا دیکھتا ہے اور طبیعت میں کتنی آسانی سے گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب تک گناہ مکروہ دکھائی نہ دے اور برا نظر نہ آوے اس وقت اس سے بچنے کی کوشش بڑا مشکل کام ہے۔ وہ لازماً اپنی طرف کھینچے گا۔ فرمایا اس روح کامل کے حصول کی کوشش کرو جو عبد کے اپنے رب کی سچی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ تو اگلا کام خدا کا کام ہے پھر تمہیں کسی کوشش سے اس مقام کو حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، جو محبت کے نتیجے میں خود بخود حاصل ہو جائے گا اور ایک نور آسمان سے تمہارے دل پر اترے گا اور تمہاری فطرت کو پاک کر دے گا۔ اور فطرت کی پاکیزگی کا مطلب ہے اللہ قدوس ہے تو تم بھی قدوس ہو ایک جیسے ہو جاؤ اپنی چاہتوں میں، اپنی نفرتوں میں ایک جیسے ہو جاؤ۔

"وہ خود خدا تعالیٰ کی نظر میں بری اور مکروہ ہے اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔" یعنی جب یہ حالت پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے سوا جو خالق و مالک حقیقی ہے دوسرے تمام وجود گویا نظر سے غائب ہو جاتے ہیں ان کی حقیقت ہی کوئی نہیں رہتی، عدم میں ڈوب جاتے ہیں۔ یعنی دنیا موجود تو رہتی ہے لیکن ان کی اہمیت ایک ذرہ بھی نہیں رہتی کہ وہ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مقابل پر اس کو اہمیت دیں۔ وہ پھرتے ہیں سرسری نظر سے دنیا کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کے حسن کا بھی ملاحظہ کرتے ہیں مگر وہ حسن ان کو اپنی جانب نہیں کھینچ سکتا کہ خدا سے ہٹ کر مل جائیں۔

ابھی مضمون باقی ہے اور وقت ختم ہو گیا ہے انشاء اللہ اسی مضمون سے آئندہ شروع کریں گے اور پھر اگلی آیات۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار۔20۔جولائی1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورکشاپ۔
1-00 رات۔ درس القرآن۔
2-30 رات۔ ایم ٹی اے۔ ورائٹی۔ ہو امیں تیرے فضلوں کا منادی۔
3-10 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
4-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورکشاپ۔
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔ ایم ٹی اے امریکہ۔ عالمی امن کس طرح حاصل ہو؟
6-40 صبح۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔ ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی۔
7-20 صبح۔ اردو کلاس۔
8-25 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
8-55 صبح۔ ملاقات۔ انگریزی دان دوستوں سے۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز ورکشاپ۔
11-20 دوپہر۔ درس القرآن۔
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔ اردو کلاس
3-15 دوپہر۔ ایم ٹی اے سپورٹس۔ سالانہ کھیلیں انصار اللہ ربوہ۔
4-30 سہ پہر۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
7-00 شام۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

منگل21۔جولائی1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-05 رات۔ روحانی خزائن۔
1-50 رات۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔ تقریر از سید احمد علی شاہ صاحب۔ فضائل قرآن۔
2-10 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
3-15 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
4-45 صبح۔ چلڈرنز کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔ ایم ٹی اے سپورٹس۔ سالانہ کھیلیں انصار اللہ ربوہ۔
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔
8-10 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 17-10-1997
12-20 دوپہر۔ روحانی خزائن۔
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-00 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔ طبی معاملات۔ انتقال خون۔
4-35 دوپہر۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
7-05 شام۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

بدھ22۔جولائی1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن۔
1-00 رات۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔ جلسہ نومبائعین۔
1-30 رات۔ ہماری کائنات۔
2-00 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-10 رات۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
4-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن۔
5-05 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-05 صبح۔ طبی معاملات۔ انتقال خون۔
6-50 صبح۔ اردو کلاس۔
7-55 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے
8-40 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن۔
12-00 دوپہر۔ ہماری کائنات۔
12-30 دوپہر۔ ایم ٹی اے ورائٹی
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔ ایم ٹی ورائٹی۔ اردو ادب کا احمدیہ دبستان۔
4-35 دوپہر۔ ترکی زبان سیکھئے۔
7-00 شام۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

جمعرات23۔جولائی1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-10 رات۔ ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ لجنہ میگزین۔
2-00 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-10 رات۔ ترکی زبان سیکھئے۔
3-40 رات۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔ پاکستان کے مزارات
4-35 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-10 صبح۔ کینیڈین ڈیسک۔ ٹیک ٹاک۔
6-30 رات۔ اردو کلاس۔
7-40 صبح۔ ترکی زبان سیکھئے۔
8-10 صبح۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔ اردو ادب کا احمدیہ دبستان۔
8-55 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 10-5-1996
12-20 دوپہر۔ ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ لجنہ میگزین۔
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-00 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔ کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
4-35 دوپہر۔ عربی زبان سیکھئے۔ (ڈچ زبان سیکھئے جنوری 99ء میں دوبارہ)۔
7-00 شام۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

تحریک جدید چونسٹھواں سال اور افراد جماعت کا فرض

○ بفضل خدا تحریک جدید کے تریسٹھ سال گذر چکے ہیں اور چونسٹھ واں سال بھی نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے قربانیوں کی دعوت پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے مسابقت کی روح کے ساتھ اپنی قربانی اپنے محبوب امام کے حضور پیش کرتے چلے جائیں۔

ایسی قربانی!

1۔ جو آپ کی استطاعت سے کم نہ ہو اور آپ کی سابقہ قربانیوں سے بڑھ کر ہو۔

2۔ آپ کے اخلاص اور تحریک جدید کی عظمت کی آئینہ دار ہو۔

3۔ آپ کے جملہ افراد خاندان پر مشتمل ہو۔ بلکہ مرحومین کی طرف سے بھی پیشکش کی حامل ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ رباب احمد بنت مکرم سید لئیق احمد صاحب نے امسال M.B.B.S کا فائنل امتحان فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور سے پاس کیا اور 1127 نمبر لے کر پورے کالج میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس سے قبل میڈیکل کے دوسرے پروفیشنل امتحان میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا اور میٹرک کے امتحان میں اسکالر شپ حاصل کیا تھا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے نیز دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

موسم برسات اور ربوہ میں شجرکاری مہم

○ موسم برسات شروع ہو چکا ہے اور تزئین ربوہ کمیٹی ربوہ میں شجرکاری کی تیاری کر رہی ہے۔ امید ہے اہالیان ربوہ بھی اپنے گھروں اور اردگرد کے ماحول کی سرسبزی اور شادابی کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔

بنیادی طور پر ربوہ کی زمین کلراٹھی اور خشک زمین ہے اس لحاظ سے اہالیان ربوہ کی کوششیں حقیقتاً گراں قدر ہیں۔ کیونکہ جب یہاں آبادی کا قیام ہوا تو دور دور تک کلر ہی کلر نظر آتا تھا۔ اور اس زمین پر گھاس کا تنکا تک لگانا ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن پرعزم کوششیں آخر رنگ لائیں اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ہر قسم کا درخت ربوہ میں موجود ہے۔ اور اہالیان ربوہ اپنے پیارے شہر کو مزید سرسبز اور شاداب بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

چونکہ یہاں کی زمین کلراٹھی ہے اور خشک ہے اس لئے یہاں پودے لگانے کے لئے موسم برسات زیادہ آئیڈیل ہے اس موسم میں لگائے گئے پودہ جات آئندہ موسم گرما آنے تک اچھے خاصے بڑے ہو چکے ہوتے ہیں اور موسم گرما میں چونکہ پانی کی کمی ہوتی ہے لہٰذا موسم گرما تک اب کے لگائے گئے پودہ جات اتنی طاقت حاصل کر چکے ہوتے ہیں کہ کم پانی، گرم موسم اور کلر والی زمین کا بخوبی مقابلہ کر سکیں۔

اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ موسم برسات سے خوب فائدہ اٹھائیں اور زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں۔ یہ بھی کوشش کریں کہ لگائے جانے والے پودہ جات کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ پودے پروان چڑھ سکیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 18-جولائی گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
20-جولائی غروب آفتاب 7-16
21-جولائی طلوع آفتاب 5-14

عالمی خبریں

بھارتی فوج کی پاکستانی پوسٹ پر فائرنگ سے 4 فوجی شہید ہوگئے ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت جب تک ایٹمی دھماکوں سے باز رہنے کا عہد نہیں کرتے تب تک امریکہ کا ان ممالک پر پابندیوں کے متعلق نقطہ نظر نہیں بدلے گا۔ زرعی سامان بھیجنے کے متعلق کانگریس کی سفارش کے باوجود پابندیاں اٹھائی جارہی ہیں نہ نرمی کی جارہی ہے۔ کانگریس نے پابندیاں اٹھانے کا اختیار دیا تو بھی انتظامیہ اس وقت تک اسے استعمال نہیں کرے گی جب تک سلامتی کونسل کے ارکان کے ایجنڈے میں پیش رفت نہیں ہوتی۔ امریکی نائب وزیر خارجہ ٹالبوٹ پاک بھارت دورے کے دوران اسکا جائزہ لیں گے۔

کابل میں مہنگائی آسمان سے باتیں کررہی ہے۔ طالبان اپنے ملازمین کو کرنسی کی بجائے آٹے اور گندم کی صورت میں اجرت دیتے ہیں۔ "نیوزویک" کی رپورٹ کے مطابق 2 سال قبل ایک نان کی قیمت 500 افغانی تھی اور اب ایک نان کی قیمت 2000 افغانی تک پہنچ گئی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے 8 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کردیا ہے۔ 3 مجاہدین بھی شہید ہوگئے ہیں۔

ملکی خبریں

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم ہر قیمت پر ایٹم بم کی حفاظت کریں گے۔ قوم اتنی کمزور اور بے جان نہیں کہ اقتصادی مشکلات سے دم توڑ جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی سے ایٹمی طاقت بننے کی معافی نہیں مانگیں گے۔ ہمیں تو ایٹمی طاقت بننے پر فخر ہے۔ پاکستان اسلامی دنیا کا پہلا اور اقوام عالم کا چھٹا ملک بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے قومی خود مختاری کے تحفظ کیلئے ماضی میں بھی قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں اسلامی ایٹمی طاقت بننے کی جو بھی قیمت ادا کرنی پڑی کریں گے۔

ایم کیو ایم اور جئے سندھ نے مردم شماری اور کالا باغ ڈیم کے خلاف اتحاد کرلیا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ نے غروب آفتاب کے بعد نادہندگان کے گھروں میں چھاپے مارنے کی پابندی لگا دی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری نے قرار دیا کہ نادہندگان کے گھروں پر آدھی رات کو چھاپے مارنے کا اقدام پرائیویسی کے آئینی قانونی حقوق اور اسلامی اصولوں کے سراسر منافی ہے۔

کراچی میں ایک سنی مذہبی رہنما کے قتل کے خلاف ہنگاموں میں دو افراد ہلاک ہوگئے مشتعل مظاہرین گاڑیوں پر پتھراؤ کرتے رہے ٹائر جلا کر سڑکیں بلاک کردیں۔ ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پر حملہ کیا گیا جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے۔ پنجاب کے کئی شہروں میں بھی مظاہرے کئے گئے۔ اور احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ مساجد میں قتل کے خلاف قراردادیں منظور کی گئیں۔

اوپن کرنسی مارکیٹ میں ڈالر کا مصنوعی بحران آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے۔ ڈالر کی موجودہ قیمت 52اور 50ء54 روپے کے درمیان رہی۔

جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں محمد طفیل نے کہا ہے کہ 13 سو سال میں کوئی مولوی اقتدار میں نہیں آیا۔ نہ اب آئے گا۔ موجودہ جماعت اسلامی وہ نہیں جو مولانا مودودی نے بنائی تھی۔ لوگ فوائد حاصل کرنے کے لئے اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ موجودہ مسلم لیگ متوسط درجہ کے لیڈر کی قیادت میں مینڈکوں کی پنیری پر مشتمل ہے۔ بھٹو کو پھانسی دینا ضیاء الحق کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ جماعت اسلامی ضیاء الحق کی نوکر تھی۔ نفاذ اسلام کیلئے پیش رفت نواز شریف اور مسلم لیگ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

صدر مملکت کے ذاتی گھر واقع جوہر ٹاؤن کی مرمت سرکاری خرچ پر کی جارہی ہے۔ بجلی گیس ٹیلی فون اور بلوں کی ادائیگی بھی پی ڈبلیو ڈی محکمہ کررہا ہے۔ افسران نے بتایا ہے کہ جوہر ٹاؤن میں صدر مملکت کے سرکاری گھر کو ایوان صدر ڈکلیئر کردیا گیا ہے۔

بنیادی حقوق کاغذوں پر رہیں یا معطل ہو جائیں عام آدمی کو اسبات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ بی بی سی نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان کی سپریم کورٹ کا ایک فل بنچ ان دنوں ملک میں ہنگامی حالت کے نفاذ کے معاملے کا جائزہ لے رہا ہے۔ اور یہ بحث ہو رہی ہے کہ 28- مئی کو بنیادی حقوق کی معطلی کا فیصلہ درست تھا یا نہیں۔

فارن کرنسی اکاؤنٹ پر پابندی کے قانونی اور آئینی جواز کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں اپالو ٹیکسٹائل ملز کے مالکان کی جانب سے رٹ دائر کردی گئی ہے۔

حکومت پاکستان کی طرف سے ملک کو ڈیفالٹر ہونے سے بچانے کے لئے نیا اقتصادی پیکیج تیار ہو رہا ہے۔ جس میں برآمدات بڑھانے کے لئے ترغیبات اور فارن اکاؤنٹس ہولڈروں کو مراعات دی جائیں گی۔ کہا گیا ہے کہ حکومت منی بجٹ پیش نہیں کرے گی۔

جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف کراچی اور لاہور کے صرافہ بازار بند رہے۔ جیولرز نے کہا ہے کہ اگر ٹیکس واپس نہ لیا گیا تو غیر معینہ مدت کے لئے کاروبار بند کردیں گے۔

کراچی سٹاک مارکیٹ میں بدستور تیزی کا رجحان رہا اور سرمایہ کاری میں مزید 18- ارب 33 کروڑ 84 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ انڈیکس 76ء847 سے بڑھ کر 95ء883 پر جا پہنچا۔

سپاہ صحابہ لاہور کے ضلعی صدر مولانا عبدالقیوم سمیت 30 کارکن گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ پولیس کے چھاپوں کے بعد بیشتر کارکن زیر زمین چلے گئے ہیں۔ پولیس نے شہر کے مختلف علاقوں میں دینی مدارس مسجدوں اور کارکنوں کے گھروں میں چھاپے مارے مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں جامعہ مدینہ راوی روڈ کے علامہ خالد محمود بھی شامل ہیں۔

ٹانسلز - غدود - گلٹیوں کیلئے
کیوریٹو ہومیوپیتھک نسخے

گلٹی کورس	120/-	NodesCourse
پروسٹیٹ کورس	160/-	ProstateCourse
خنازیر کیور	25/-	ScrofulaCure
ٹانسلز کیور	25/-	TonsilsCure

ہر اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں۔ لٹریچر
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ۔ فون کلینک 771/211054
آفس 213156 سیلز آفس 211283 فیکس 212299

برقعوں کی سلائی میں حیرت انگیز کمی
17/- 100/- روپے محدود مدت کیلئے
نیز - برقعوں کا کپڑا بھی دستیاب ہے
برقعہ سپیشلسٹ فینسی ٹیلرز بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ ربوہ

خدمت کا ایک اور اعزاز
عزیزوں اور مریضوں کے کیلئے خوشبو بھرا تحفہ فلاور بوکے
تازہ پھولوں کا گلدستہ
گفٹ پیکنگ کے سپیشلسٹ
گفٹ سنٹر گولبازار ربوہ

ھوالشافی
بہتر تشخیص ——— بہتر علاج
نئی اور پرانی، لاعلاج اور مضدی امراض کے علاج ——— کا واحد مرکز
حامد ہومیوپیتھک کلینک
22/12 دارالیمن شرقی ربوہ
بیرون ربوہ کے احباب جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم حاصل کریں اور گھر بیٹھے علاج کروائیں

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium کمپیوٹرز Network اور مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری ☆ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے

MARSHALS CAR RENTALS & TOUR OPERATORS
ARE OFFERING LATEST MODEL CARS ON AFFORDABLE RATES WITH CHAUFFAUR/ SELF DRIVEN BASIS. ALSO BOOK YOUR SUMMER TOURS FOR KAGHON, NARAN, SWAT, GILGIT, AND SKARDU.
PLEASE CONTECT 042- 5839397- 858772, 0300-451310

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

احاطہ برائے فروخت
21 مرلے (643 گز) 2 کمرے تعمیر شدہ۔ برلب جی ٹی روڈ۔ فیس 65 فٹ۔ بالمقابل سائنس کالج واہ کینٹ۔ ورکشاپ یا فیکٹری کیلئے نہایت موزوں۔ برائے رابطہ
ظہور احمد B/131 لالہ رخ واہ کینٹ
ٹیلیفون نمبر 0596/511126

پتہ بیرون